

عمرات سینہ
پرنس و پریل

مظہر کلیم شاہ

علاقہ سیریز

پرنس و نچل

تکملہ ناول

مظہر کلیم ایم اے

پاک گیٹ
ملتان

یوسف برادرز

[illegible]

نیز جن کے جدید تفسیری سرے میں عمران کے سپیڈ ٹرانزیشن کا مقابلہ کرنا ہے۔ ان کا مطلب ہے کہ ان میں بھی ان کے ماضی حریف ان کے کسی کامرے آگے بڑھ کر عمران کی مقصد و فوٹات نے جو بس کو ان کے اپنے کی بجائے ہے جسے بنایا یہاں جس کی بجائے پڑا ہے اسے پریمید کرنا۔ اس کو ان کا مقصد و فوٹات ہے کہ ان کے ایک بار تفسیر کر اپنے کے اہل چنے والے انسانوں کو اس کا بھول جاتا ہے۔ ان کی کوئی کوئی کے لیے تفسیر میں نے اس انسانوں کو غلط و گھٹے کے کتاب کی ہر صفحہ کی اس سے زیادہ سے زیادہ ہے۔

نہجکے لئے ہے کہ یہ سنا، نہ جانتے منظر و احوال و محرمہ کہانی کے متوجہ اور
کھرب و بک اور نگار کی نظر پر آپ کو قضا پسند آئے گا۔ یہ ہے جسے حسب
مافی آپ پسند آتا۔ سے اللعزیز میں ہے۔

وَالسَّامِ

منظوم کلیدی عبارت است

عمر ایسے سو فیصد اُگڑا کر لے بیٹھا میری پرستش ہوئے دوست کے لئے
 کہ انھوں نے پھر اپنے ذکر و یاد رکھ رکھا، دوست نام نہاں، لیو واک کچھ ہی
 موصول ہوا تھا۔

ادب خان نے بس وقت سے دعوت مار چکا تھا اس کے وہ بہنوئی دشمن ہو گئے تھے۔ اس وقت سے ہی اس کا خانہ خوں رہا تھا اور وہ ٹھنڈا کھانے کے لئے وہ اس وقت تک نہ اڑا کہ ایک کمریٹ کے پیچھا تھا مگر خان کا درجہ عراستہ سہل پر نہیں تھا۔

ہمارے مسلمان بھائیوں پر ایسی ہی قوت سے حکم مارا اور صلیبیوں نے

نہیں مان — ہاں اسی کے لیے کہ جسے چاہیے کی جانت

”ایک ایک لائے۔“ خزانے سلیمان کو دیکھ کر اڑتے ہوئے
کہا۔

”باب —“ یہ کوئی برحق نہیں ہے۔ اللہ میں ہار رہے ہو۔
پیر شمس — غصہ نہ کیا۔ ————— یہ پیر پڑھی ہو کر اڑا
ناؤ کو کڑا لیا۔ پکے ہیں۔ ابو ابراہیم آپنا غصہ خزانے پر بھرا۔ اگر کھم
کر ہی خوشنڈے ڈالے گی یا لٹے گا کہ آپ پر اللہ کی دال۔ سلیمان نے
جستہ کر کہا۔

”نہت مرگ کر۔“ سلیمان — اگر خزانے کا وہی عزت چاہو
تو میں جو سے غصہ کر لوں گے۔ پانی پڑ جائیگا۔“ خزانے نے غصہ
سے جو بھلے چلے کر کہا۔

”ابا کریں من صاحب —“ آپ یہ دولت نامہ اٹھا کر دیکھیں
یہاں بیٹھنا۔ ”آپ کا اور وزارت معمول سے بھلا بیٹھ جائے
گا۔“ سلیمان نے بیس نہاری سے جھڑپ لپچے ہیں کہا۔ اور اڑا چلا گیا
”اب بھر دے۔“ پیر خزانے صاحب .. ————— بیٹھ کر اڑا کر دیا
پڑے گا۔ ”غصہ“ نالے پڑا کر اس کے اپنے آپ سے کہا اور پھر
صحن سے اڑا کر لے کر ہوا

اس نے ایک فکر دولت سے پڑا لی اور وہ صحن لپچے ہوئے
وہاں نظر ہے وہ وزارت معمول پر آگیا تھا۔ اور سلیمان کا کام دینے
چاہیے اور نہ رہتا تھا۔

دولت نامہ اوصافان غصہ سے مراد لی جاؤ۔ اور خزانے کو جہد
بانتہ پر آگیا تھا کہ اوصافان غصہ کی سالانہ شنگ: اس ہمارے ایک غریبہ

پرنسپل وچیں کر رہا تھا۔ اور دولت نامہ میں پرنس وچیل کو احمق انعام
خطاب دیا تھا۔

خزانے بھی اس کتاب کو مہر ہوا۔ اپنے مہینہ کی رہتے اور پرنس
غصہ کی حرکت نالہ غلام جوڑو سے رکھا تھا۔ مگر اس کے ہاتھ وہ وہ
کچے پر دولت کر پٹا کہ اس کی موہوئی میں ایک غیر ملکی اتنی غلام کا
علیک: اوصافان غصہ نامہ اس کے۔ یہ غصہ ان کی توہین حق اور اس
کو چنا کی رہتے۔ اس کا خون غصہ سے کھل رہا تھا۔

ابو اس نے قبلہ کر دیا کہ وہ اوصافان غصہ کی اس سالانہ شنگ
میں پیر شمس کی دیا۔ اور دولت نامہ کا کہ پرنس وچیل کی پٹا اس
ظہر اوصافان غصہ کا وہ ہے

اوصافان غصہ کی سالانہ شنگ لپچے شام کو غصہ کے مرکزی دفتر
میں تھی۔ اور پیر خزانے کو اس کا اوصافان غصہ کے اور ان ہی کیا ہوا تھا۔
پیر خزانے کو اس کے غصہ ان غصہ لپچے رہتے تھے۔ اور غصہ لپچے
لپچے اب غصہ وہ وہ لپچے رہتے تھے۔ پیر خزانے کو وہ اپنے
رہتے تھے۔ پیر خزانے میں پیر خزانے

بلکہ ایک ایک نامہ نے اس سے پیر کے پر خزانے کو خزانے
دیا تھا۔ اس پر خزانے کی پیر خزانے کو خزانے اور پیر خزانے
لپچے کے کٹ۔ لپچے پیر خزانے کو خزانے کو خزانے اور پیر خزانے
کو خزانے تھے۔

اس نے پیر خزانے کو خزانے اور پیر خزانے کو خزانے اور پیر خزانے
سلیمان کو خزانے دیا۔

کھینچا ہوا ہے جڑ سے نکال کر عریان نے دیکھا کہ شیلہ بڑا سا مسرہا ہوا ہے کھڑی

تھی۔ "ابن پر سنو۔۔۔ مجھے تم سے ایک نام ملتا ہے کہ کہتی ہے: اپنا

نہ کہتا۔ اور جیسے اسے سننے ہوئے عمارت کے ایک کمرے میں داخل ہوا

گیا۔ یہ شاید اسے کلاب کی طرف سے رہائش کے لئے دیا گیا تھا۔

"بیٹو۔۔۔" چنانچہ اس نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور عریان

کمرے کا دروازہ کھولا اور گھبراہٹ سے

پہلے دیکھ لیا اسے کمرے کے اندر دیکھ لیا۔ پھر اس نے گھبراہٹ سے

اور پھر اسے کمرے کے اندر دیکھ لیا۔

"خانا تو دوست۔۔۔ بات یہ ہے کہ اگر حق ظالم کے سامنے

آتا ہے تو قیامت سے بچے رہتا۔ اس کے بدلے میں قیامت اپنی

سبکدوشی سے دہرائے۔ اور یہی اصل واقعہ ہے۔" اور عریان

کے گھر کے چاروں طرف سے گذر کر آگیا کہتے ہوئے تھا۔

"جنوں۔۔۔ اگر تم اپنا واسطہ مجھ کو تو اس کے بدلے میں

اس کے بہرے کی طرف سے ہرگز نہیں دے سکتے تھے۔

"اور یہی ہے۔۔۔ اور یہی ہے۔" عریان نے سکرات سے بولے۔

اور پھر وہ اپنے کمرے پر پہنچ گیا۔

اب تک کے کارروائی کی شرح پر غور کیا اور پھر چاندی کی لکڑی سے

مکڑی پر لٹکائی ہوئی ایک خوشی میں آگے دات لٹکائی ہوئی

مٹائی دیکھ کر اس نے غصے سے کہنے کی کوشش کی کہ یہ کون سا

اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر بات کرے۔

عریان نے کمرے سے اٹھ کر آگیا تھا کہ یہ اتنی دیر سے

کہہ رہا ہے اس کے قریب آگیا۔ بیٹھ کر اسے کہنے کی کوشش کی کہ یہ

میں اٹھ کر بیٹھ جائے۔

"پہلے اسے اس کے قریب آگیا۔ بیٹھ کر اسے کہنے کی کوشش کی کہ یہ

پہلے اسے اس کے قریب آگیا۔ بیٹھ کر اسے کہنے کی کوشش کی کہ یہ

پہلے اسے اس کے قریب آگیا۔ بیٹھ کر اسے کہنے کی کوشش کی کہ یہ

”بات ہے۔۔۔ پھر ٹھیک ہے، میں اپنا دوش تھپیں
 دوں گا اور تمہاری سسکیوں کی کوکھ میں جاؤں گا۔“ عمر
 نے یہ جیسا کہ چاہتا تھا کہہ دیا۔

”اچھا، ابھی ابھی۔۔۔ چہرہ زات کو سمندر پر ملاتی ہے، اور
 یہ سمندر چلنے سے اٹھکے نہ کرے سمجھتے ہیں۔“

اور پھر سب ان اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل آئے۔

میں نے کہا کہ وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔
 کیا؟

اس نے پوچھا کہ وہ کون سا ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

میں نے پوچھا کہ وہ کون سا ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

وہ کہتا ہے کہ وہ ایک زبردست قاتل ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

وہ کہتا ہے کہ وہ ایک زبردست قاتل ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

وہ کہتا ہے کہ وہ ایک زبردست قاتل ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

کی حد تک کرنا تو کوئی جرم نہیں ہے۔ ایک زبردست قاتل ہے۔
 کہتا ہے کہ وہ ایک زبردست قاتل ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔

وہ کہتا ہے کہ وہ ایک زبردست قاتل ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

وہ کہتا ہے کہ وہ ایک زبردست قاتل ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

وہ کہتا ہے کہ وہ ایک زبردست قاتل ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

وہ کہتا ہے کہ وہ ایک زبردست قاتل ہے۔ اور مجھے بتاؤ کہ اگر وہ مجرم جانتے ہو تو
 میں آپ کو کچھ شہادتیں دے سکتا ہوں۔
 ایک زبردست قاتل ہے کہ پڑھنا شروع کر رہی ہے اور پھر اس نے ایک
 غریب سائنس سے گریز کر رہی ہے۔

”خیر۔۔۔ پریشانی تو باریک کنڈر پر پہنچ جائیگی۔ میں نے تم سے
 یہ نہیں جانتا تھا۔ تم مجھے یہ پتہ نہ آئی ہو۔ میں غصہ کر رہا
 ہوں۔ اور تم دیکھ کر ہنسنے لگوں گے۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔“
 حوران نے ایسے ہی کہا جیسے وہ سخیل پر رینگ رہی ہو۔

اور پھر شیلا نے اکیسے بائیس پر کافی امر کر دیا۔ مگر بڑا بھلا کہاں
 باز آگیا۔ وہ اس کی کار میں بیٹھ گیا۔ جو بعد میں اس نے اپنی کار سے
 لاکھ دیا۔ مگر راسخیل کو ڈر نہ ہو گیا۔ سید صاحبان کی بڑی۔

اس دوران حوران اپنے کام کر رہی تھی۔ اس کا کام کوٹہ کی جیپ
 سے امرایا تھا۔ اس نے ایک ماہ میں پچاس ڈیڑھ لاکھ کے نیچے
 دیا۔ پھر بیٹھ کر راسخیل کے کار میں بیٹھ کر ایک مسٹر ان پیکر
 آئے۔ اسے اسے کار کو کہہ دیا۔ ”مجھے یاد آگیا۔“
 حوران نے کہا اور شیلا نے گھر آکر دوسرے پرکھ کر دیا۔
 ”کیا یاد آگیا۔“ شیلا نے جھپٹ کر پوچھا۔

”مجھے یاد آگیا۔“ حوران نے اسے ایک کتاب میں لکھ دیا۔
 اس کتاب کو دوسرے پرکھ کر دیا۔ حوران نے دیکھا کہ اس
 پرکھ کر دیا۔ حوران نے اسے ایک کتاب میں لکھ دیا۔

”بائی بائی“ حوران نے ہاتھ ملانے ہوئے کہا۔
 پھر تیز تیز دوڑا۔ اسے جو سے اپنی کار کی طرف دیکھا۔

”خیر۔۔۔ اپنی کار آگے بڑھائی۔ حوران کو کار کی طرف آنے دیکھ
 کر حوران نے اپنے گھر سے سٹ گیا۔ حوران نے حوران
 کو دیکھا اور ڈرنا نہ لگا۔ سٹ پر سٹ گیا۔
 ”اس۔۔۔ آپ یہ سٹ پر سٹ کر لیں۔ اتنی بے گت ہے۔“
 حوران نے حوران سے پوچھا۔

”اسے قیاس کرنا ہی ہے۔ اتنی بے گت ہے۔ اتنی بے گت ہے۔
 اور یہی لگتی ہے۔ کیا خیال ہے۔“ حوران نے اس سے شادی
 کر دیا۔ حوران نے اسے سٹ پر سٹ کر لیا۔ حوران نے اس سے
 کر دیا۔

”خداوند شہر آپ پر رحم کرے۔ آپ کے ساتھ دوسرے لگاؤ
 ہیں۔ آگے چلیں۔ حوران نے حوران سے پوچھا۔
 حوران نے اس سے پوچھا۔

”کوئی بات نہیں۔“ حوران نے حوران سے پوچھا۔
 حوران نے اس سے پوچھا۔ حوران نے اس سے پوچھا۔
 حوران نے اس سے پوچھا۔ حوران نے اس سے پوچھا۔

”خداوند شہر آپ پر رحم کرے۔ آپ کے ساتھ دوسرے لگاؤ
 ہیں۔ آگے چلیں۔ حوران نے حوران سے پوچھا۔
 حوران نے اس سے پوچھا۔ حوران نے اس سے پوچھا۔
 حوران نے اس سے پوچھا۔ حوران نے اس سے پوچھا۔

”خیر۔۔۔ شیلا کا گھر۔ اسٹ فاکس۔ اور۔“

بغیات نہ پید کیوں کیجئے؟ جاسٹس پر اب عہدہ ہو چکا۔

”کون کون تم — اور میں یہاں کچھ آیا ہوں؟“ اس نے
 چونکا کر غصہ سے کہنے لگا۔ ”اس کو لہجہ ہے، بے جا زمانہ تھا، مگر
 جبکہ تیرے واسطے انہی دن تھے کرسی پر لیٹنا، اسے دیکھتا رہا۔“

[illegible]

فرقہ بازی، چتر گٹھ، بڑے بڑے انڈیا میں ایک دوسرے کو دھکیلتا رہا ہے۔
اس کے چہرے پر بڑا چار اسرار سی منکھڑٹ دیکھ گئے۔

و گریں تیار۔ سے سزاؤں کا جواب نزدوں تو۔۔۔ تو جانی
سے تجھ پر لے رہا تھا۔

نہایت غم سے اسی چہرہ کی توجہ تھی۔ یہ حال افسانہ جوتہ
کنا سیر فرمیں تھا۔ جہاں ملک سراوں کے جڑیاں لٹکی ہوئے تھے۔ وہ غم
ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے تیرے ایک ڈیرہ پہنچا۔ اس طرح چائے لکھا
جواب دیا۔

اس سے پہلے کہ یہی - زبرد کی بات ختم ہوئی تو وہاں سے لپٹے۔
 بھلی کی سی تھی۔ وہ اپنے سر پر ایک - زبرد پر چڑھا جب تک کہ وہ

میں نے ایک مرتبہ اس سویرے حال کے لئے اپنے ساتھ تیار تھا۔ اس نے مجھے اپنے مروت پر بھی ڈانٹ کر آگے کر دی اور خوبان اس بھڑے اچھٹ کر کر کے کی چلی دی۔ اس سے چانک کر پار جیسے گھر لگا ہوا سے ٹھکرا کر واپس

۴۔ جملہ اندازے مجھے ایک زبردست محنت دے گی۔

فریاد کیا وہی جس کے حشر کا کہنہ یادہ اعلیٰ اور اس نے ایک بار پھر
بڑی پرتشنگ انکاسی۔ اس کے ان جیسے ایسا معلوم ہو رہا
ہے وہ اس سرگرمی پر۔

مختار: جو وہ آدمی راستے میں ہر گھنٹہ ایک ڈیڑھ منٹ بڑھتا ہو جاتا ہے اسے اپنے پرائیویٹ کن شجر کار می اور گھر کے سکے دہن نامی مہینے کی چار گھنٹہ کی گنتی۔

وہ فریاد کیا اس کی دیر سے محروم اور دوسرا غریب ایک دیر سے کھانے کاغ
ہی نہیں کر رہا۔ کچھ سوچے پیچھے ہی نوجوان دیر سے مڑ کر پیچھے گواہ
بن گیا۔ پتا نہ تھا کہ جہاں اور ایک دیر کو چل کر حواس سن رہے تھے۔
ان کی کچھ دیر ہو کر اس سال کے اڑیسہ اگست پر ایک شوقیہ بھی اسی
نہ ہوا ایک دھماکا ہوا سنہ۔ جس کے اثرات بڑھ کر گیا۔ اور دوسرے نے
پر شیعہ کی کہ چڑیاں اور۔ پتہ کی جیسے بارش ہو گئی۔ اور ایک دیر کے
پتہ میں ایک اور سنہ۔ پتہ کی جیسے بارش ہو گئی۔

اس کیسے کا مکتبہ لکھ کر لکھ گیا، جس میں وہ دونوں حملہ آور پہنچے ہوش بڑھے
 تھے۔ پر لٹ رٹیل نا موٹل بیٹھا انہیں روکتے رہا۔

تقریباً اس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور دو عجیب و غریب شخص کمرے
 میں داخل ہوئے، ان سے اندازہ ہو گیا اور پھر ایک اور عجیب و غریب شخص
 چنگا گیا جیسے ہی اس سے دو اور پڑ تو پھر اس نے دیکھ کر اس ایک اور
 شہسار ہو گئی۔

قصاب پوچھنے لگا کہ تم نے لڑائی کے بہت کھیلے اور پھر میں سے ایک
 کو قتل کر دیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کا کیا حال کر سکتا تھا۔ قصاب پوچھنے
 لگا کہ تم نے اسے کیا کیا ہے پھر اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے ایک آدمی
 کے ہاتھوں میں لٹا کر دیا۔ اس نے جواب دیا کہ تم نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

اب قصاب پوچھنے لگا کہ تم نے اسے کیا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے
 چند لمبے پیراں لٹا کر دیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے کیا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے
 ایک خیل تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے کیا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے
 ایک خیل تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

قصاب پوچھنے لگا کہ تم نے اسے کیا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے
 ایک خیل تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے کیا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے
 ایک خیل تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے کیا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے
 ایک خیل تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے کیا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے
 ایک خیل تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے کیا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے
 ایک خیل تک پہنچا دیا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے لڑائی میں رکھی اور
 لڑائی اور میں نے قصاب ہو گئی۔

میں ہوں۔ اسے قہر میں ڈال گیا کہ یہی غائب پاشا کی سب سے بڑی بات ہے۔
جسے میں نے پہلی دنیا میں دیکھا ہے۔

پارٹنر ڈیپل کے ہونے پر سکرٹریٹ میں دنگ ہو گیا۔ وہ ایک بہت بڑی
کامیابی کے قریب پہنچ چکا تھا۔

ایک نئے قریب کا پتہ مل گیا اور سکرٹریٹ کو پوری قومیت سے دیکھ
لگا۔ اسی لمحے قومانڈے نے ایکسپریس پر چڑھ کر نکلی۔ مگر ایکسپریس نے
تنگے پر چڑھ کر نکلی۔ اور ڈیپل نے اسے دیکھا۔

اس وقت چینی کے ایکسپریس — قہر میں موت — پورے ہو چکا تھا۔
ایکسپریس کی جگہ پر لکھی تھی۔

پارٹنر ڈیپل نے پہلے پہلے میں بڑھایا اور اس نے منہ پر ہاتھ
بوسے دوڑا دیں۔ چنانچہ وہ لکھی نہ دے۔

نوجوان نے کمر سے چکر دیا۔ وہ ایکسپریس پر چڑھ گیا۔ اس نے کیا کیا
کی۔ درحقیقت یہی وہ جہازیں ہیں جو پارٹنر ڈیپل نے دوڑا دیں
پارٹنر ڈیپل سے لڑا ہے اور دوسرے نے ایک غولیاک دھماکے کی آواز
بند کر دی اور اس کے ساتھ چینی سکرٹریٹ میں لڑا۔

موتیانا — پارٹنر ڈیپل نے یہی ہے — پارٹنر ڈیپل
لوہی ہے۔ پہلے لڑا ہوا اور اس نے میں دھماکے میں آت کر دی
اسے ایکسپریس کے قریب ہونے کا پتہ لگا۔ میں نے یہ سیکرٹریٹ ان دونوں آدمیوں
کے جسموں پر دوھا تھا اور چنانچہ دارلین میں لڑا کر کے پہلے سے
ڈانٹ دینے لگا۔ اسے ان دونوں آدمیوں کے ساتھ چینی سکرٹریٹ
پر دیکھا۔ اسے ان دونوں آدمیوں کے ساتھ چینی سکرٹریٹ پر دیکھا۔

قریب پہنچا ہوا تھا۔ پارٹنر ڈیپل نے یہ سیکرٹریٹ دیکھا۔ اس کے ساتھ چینی سکرٹریٹ کے قریب
میں دھماکے میں لڑا ہوا تھا۔ پارٹنر ڈیپل نے یہ سیکرٹریٹ دیکھا۔ اس کے ساتھ چینی سکرٹریٹ کے قریب
میں دھماکے میں لڑا ہوا تھا۔ پارٹنر ڈیپل نے یہ سیکرٹریٹ دیکھا۔ اس کے ساتھ چینی سکرٹریٹ کے قریب

ایک نئے قریب کا پتہ مل گیا اور سکرٹریٹ کو پوری قومیت سے دیکھ
لگا۔ اسی لمحے قومانڈے نے ایکسپریس پر چڑھ کر نکلی۔ مگر ایکسپریس نے
تنگے پر چڑھ کر نکلی۔ اور ڈیپل نے اسے دیکھا۔

ایک نئے قریب کا پتہ مل گیا اور سکرٹریٹ کو پوری قومیت سے دیکھ
لگا۔ اسی لمحے قومانڈے نے ایکسپریس پر چڑھ کر نکلی۔ مگر ایکسپریس نے
تنگے پر چڑھ کر نکلی۔ اور ڈیپل نے اسے دیکھا۔

عزرا کی شان بھی نرانی تھی۔ شاربک، امکن کی بیٹی تھی اور نیچے
پرانی دارپاد میں بیٹوں میں سلجھتا ہی جوتے۔ مرچہ نہ رنج لکھی ہے
کئی پڑی قہقہہ ورت چکڑائی اور بگڑائی کے اندر ایک بڑی سی گلشن تھی
جس میں ایک انتہائی قیمتی میرا جگہ رہا تھا۔ کسے نہیں سمجھتی پتھروں کا ار
موزور تھا۔

اور بڑے سبب، واپس باز کی گاڑ کے کوہ نوں مرزا اور پتھروں
سے لٹا کتے ہوئے بڑے ہوئے ہوا نما زمین سمراں کے چھکے پڑے
شہر تھا۔

میں نے کہا کہ اس سے اکثر بڑے الٰہی دھن بھرتے۔ دھن بھرتے۔ دھن بھرتے۔
تو ام کوگ ان کی بڑے شوق ہو گئے۔ عزرا ان کی وقت ان کی بڑے شوق
ہو۔ ان کا کہہ دیاں موجود ہو گئیں تو ان کی تمام کر رہ گئیں اور سرد و خشک
کے میں جا چلے۔ جس کے ان کے بڑے ہوا نما زمین میں چتا ہوا اور دھن
میں آگیا۔

میں نے سیکھ دیا کہ اسے چاہتی ہوئی اس کے قریب آئی۔ اس
وقت وہ صرف ہادی اور اندر دیر میں لہو سن تھی۔ اور اس کے
خواب و بیدار میں اس کے بڑے شوق ہو گئے۔

عزرا کے قریب آ کر وہ رگ گئی تھی اور انتہائی متاثر ہو گئی تھی
کے عزرا کو دیکھتے تھے۔ اس کی آنکھوں میں ایسے جنون نظر آ گئے
تھے جن سے صاف ظاہر تھا کہ وہ عسکران کی وجہ سے پریشان ہے
"میں نے سیکھ دیا کہ اسے چاہتی ہوئی اس کے قریب آئی۔ اس
وقت وہ صرف ہادی اور اندر دیر میں لہو سن تھی۔ اور اس کے
خواب و بیدار میں اس کے بڑے شوق ہو گئے۔"

میں نے سیکھ دیا کہ اس وقت میں کوہ نما زمین۔ اس کے قریب
آ کر وہ سب کے قریب میراں قریب اور میراں قریب اور میراں قریب
تھے اور وہ سب کے قریب میراں قریب اور میراں قریب اور میراں قریب
وہ سب کے قریب میراں قریب اور میراں قریب اور میراں قریب
میں نے سیکھ دیا کہ اس وقت میں کوہ نما زمین۔ اس کے قریب

حالانکہ میراں قریب میراں قریب اور میراں قریب اور میراں قریب
کے قریب میراں قریب اور میراں قریب اور میراں قریب اور میراں قریب
بے خبری اور بے خبری اور بے خبری اور بے خبری اور بے خبری اور بے خبری
تھے مگر اس کے قریب میراں قریب اور میراں قریب اور میراں قریب
بڑے کر اپنا وقت تو اس قریب میں گزرتا تھا اور اس قریب میں
سکون کے غم وہ ان کی قریب میں گزرتا تھا اور اس قریب میں
نہیں ہوا کہ لگتے شہر میں گزرتا تھا اور اس قریب میں

اور گرد کھڑے بیٹھیں سے دس کوئی دس تیرتی ہے آگے ہلے ،
 جیسے وہ اس کے اشارے کے منتظر تھے ۔ ان کے ہاتھ پیر ہل میں
 تھے ۔ وہ ہر وقت اور ہمسردان کے گرد گھیراں لے تھے تو ہم بکھر آگے
 بڑھ رہے تھے ۔

اب گرمی سے جھاگ نکلتے ہو تو برائے چارے — ہر کسی
 وٹھلے نے شہر کے اندر میں ہمسردان سے مخاطب ہو کر کہا ۔
 " مگر سب قوت نہ کر رہی ہر کسی جو ٹھٹھ کر رہی ہو تو ہمارا
 بھی سہارا " عزت نے جواب دیا اور پھر قوت نہ کر گیا ۔
 " ہر وقت بھی یہ کتنا کمزرا تھا ۔ اسی کے دونوں ہاتھ جو ٹھٹھ رہے
 تھے بڑھ گئے ۔

وہ وہی اگلی عزت اور چارے سے چند قدم دور ہو کر دنگ
 گئے اور دوسرے لمحے ان کے ہاتھ پیر بھی کھینچ کر چلی گئے ۔ اب ہر آواز ان
 سب کے اچھل پھل میں ۔ چارے چمک بکتے تھے ۔

" ہوشیار ہو رہا " — عزت نے ہر وقت سے مخاطب ہو کر کہا
 اور دوسرے لمحے اس نے وہی کڑے کڑے کھینچ کر دنگ وار چمک
 ڈال دی اور پھر کچھ چمک کے کلاب ڈال دیں ان کے سروں پر گزرتا
 ہو گیا ۔ ان سب کی کھینچ کر دنگ تھے ۔ اس کی طرف ہر منہ اور دنگ
 نماں پر بھاری پڑا ۔

ہر وقت نے چمک چمکے ہیں دونوں دنگ وار ہاتھ نکالے اور دوسرے
 لمحے اس نے دنگ وار چمک کر دنگ کھینچ کر دنگ اور دنگ ہاتھ پیر
 بکھیر دیں دنگ کے ہاتھ اٹھ گئے ۔

سے ہاتھ سے بے نیازانہ نیچے دنگ کیا
 دنگ موت سے بھاری بھائی نکلتے دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 سے بھی کڑیت چمک سے جواب دیا اس کے ہاتھ پیر چمک دنگ دنگ دنگ
 نول دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 ہر دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ

دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ

دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ

دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ

دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ

دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ

دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ
 دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ دنگ

نہایت گھمبیر لہجے میں آواز دیا۔

”وہاں تک کہ کسی — مشق کی کیا صورت ہوتی ہے۔۔۔ اور
اور یہی وقت سے شروع نہ سنا ہے کی کرنا۔۔۔ اور گوجی۔“

”نہایت — مشق کی یہی ہے، اگلے بڑے درجہ ہے۔۔۔ میں نے
پہاں کی نیگٹو سوسن کو بہت اٹھایا ہے۔۔۔ نیگٹو سوسن
کا یہی قسم جو چاہے اور وہ اٹھانے کی یہ ہے جس میں ایک نیگٹو
اٹھانے ہے۔۔۔ اور میں مال پر پہننے کے لئے چوکی خرچ
تیار ہوں۔۔۔ اور وہ ہر قسم کی چیزیں لے کر آتا ہے۔“

”وہی گڑ۔۔۔ وہی گڑ۔۔۔ کمالی کر دیا ہے۔۔۔ اور
ان — جن کے متعلق کیا جاتا ہے۔۔۔ جسے نیگٹو سوسن کہتے ہیں۔
وہ ہے جو وہاں کے مشق کی نیگٹو سوسن ہے۔۔۔ آج تک ہمارے ملک نے
نہیں ہی مشق کی نیگٹو سوسن کی وجہ سے سب ڈاکو ہیں۔۔۔
نہیں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے لئے وقت میں سے نہیں ہی
کے متعلق خاص طور پر جاتی ہیں۔۔۔ اور وہ کہتے ہیں۔“

”ان — مجھے یاد ہے۔۔۔ اس نے میں نے یہاں آکر
سب سے پہلے ان دونوں کا انتظام کیا تھا اگر میں وقت پر وقت ان کی
رکھی۔۔۔ ان وقت پر ان میں سے کچھ ان کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو
نہیں ہی آج۔۔۔ اس طرح ان کی آج ہوا ان میں سے کچھ ان کی
کے لئے، مہنگے کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن۔۔۔ جو لوگ ان کی
ہو کر ان کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن۔۔۔ اور ان کی نیگٹو سوسن کے

”نہایت گھمبیر لہجے میں آواز دیا۔ اور اس کے نیگٹو سوسن
کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
کا ایک نیگٹو سوسن ہے اور اس کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
نہیں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
میں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
آج تک ہمارے ملک نے نہیں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے
نہیں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
کے متعلق خاص طور پر جاتی ہیں۔۔۔ اور وہ کہتے ہیں۔“

”ان — مجھے یاد ہے۔۔۔ اس نے میں نے یہاں آکر
سب سے پہلے ان دونوں کا انتظام کیا تھا اگر میں وقت پر وقت ان کی
رکھی۔۔۔ ان وقت پر ان میں سے کچھ ان کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
نہیں ہی آج۔۔۔ اس طرح ان کی آج ہوا ان میں سے کچھ ان کی
کے لئے، مہنگے کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن۔۔۔ جو لوگ ان کی
ہو کر ان کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن۔۔۔ اور ان کی نیگٹو سوسن کے

”نہایت گھمبیر لہجے میں آواز دیا۔ اور اس کے نیگٹو سوسن
کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
کا ایک نیگٹو سوسن ہے اور اس کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
نہیں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
میں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
آج تک ہمارے ملک نے نہیں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے
نہیں ہی آج۔۔۔ مشق کی نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے نیگٹو سوسن کے
کے متعلق خاص طور پر جاتی ہیں۔۔۔ اور وہ کہتے ہیں۔“

تفصیلات بتاتے نہ سکتے تھے۔

”شیک۔۔۔۔۔ میں انتہائی کمزور ہوں گا۔ آپ اپنے فکر پر چلیں۔ اور اگر آپ کو کچھ اور بتانا ہوگا۔“

”میں اب اس وقت شہر آئی ہوں۔ میں نے یہاں تک کہ جہاں تک میں آئی ہوں۔“

”آپ کو کچھ اور بتانا ہوگا۔“

”کیا مطلب۔۔۔۔۔ میں ابھی نہیں جانتی۔“

”مطلب یہ ہے کہ آپ کو کچھ اور بتانا ہوگا۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

”میں ابھی نہیں جانتی۔“

ہندوؤں پر بددیہتی کی بجائے پرانے ایک مراد کو ان کا دی ہو گئی۔

۱۰۔ جیل — شہزادہ جیلنگ — اور ۱۱۔

۱۲۔ پیر پیکنگ — اور ۱۳۔ پیر پیکنگ — اور ۱۴۔

۱۵۔ کابیر باب یا نکل دلا سو تھا۔ اور ۱۶۔

۱۷۔ اور ۱۸۔ اور ۱۹۔ اور ۲۰۔ اور ۲۱۔

۲۲۔ اور ۲۳۔ اور ۲۴۔ اور ۲۵۔ اور ۲۶۔

۲۷۔ اور ۲۸۔ اور ۲۹۔ اور ۳۰۔ اور ۳۱۔

۳۲۔ اور ۳۳۔ اور ۳۴۔ اور ۳۵۔ اور ۳۶۔

۳۷۔ اور ۳۸۔ اور ۳۹۔ اور ۴۰۔ اور ۴۱۔

۴۲۔ اور ۴۳۔ اور ۴۴۔ اور ۴۵۔ اور ۴۶۔

۴۷۔ اور ۴۸۔ اور ۴۹۔ اور ۵۰۔ اور ۵۱۔

۵۲۔ اور ۵۳۔ اور ۵۴۔ اور ۵۵۔ اور ۵۶۔

۵۷۔ اور ۵۸۔ اور ۵۹۔ اور ۶۰۔ اور ۶۱۔

۶۲۔ اور ۶۳۔ اور ۶۴۔ اور ۶۵۔ اور ۶۶۔

۶۷۔ اور ۶۸۔ اور ۶۹۔ اور ۷۰۔ اور ۷۱۔

۷۲۔ اور ۷۳۔ اور ۷۴۔ اور ۷۵۔ اور ۷۶۔

۷۷۔ اور ۷۸۔ اور ۷۹۔ اور ۸۰۔ اور ۸۱۔

۸۲۔ اور ۸۳۔ اور ۸۴۔ اور ۸۵۔ اور ۸۶۔

۸۷۔ اور ۸۸۔ اور ۸۹۔ اور ۹۰۔ اور ۹۱۔

۹۲۔ اور ۹۳۔ اور ۹۴۔ اور ۹۵۔ اور ۹۶۔

۹۷۔ اور ۹۸۔ اور ۹۹۔ اور ۱۰۰۔ اور ۱۰۱۔

۱۰۲۔ اور ۱۰۳۔ اور ۱۰۴۔ اور ۱۰۵۔ اور ۱۰۶۔

۱۰۷۔ اور ۱۰۸۔ اور ۱۰۹۔ اور ۱۱۰۔ اور ۱۱۱۔

۱۱۲۔ اور ۱۱۳۔ اور ۱۱۴۔ اور ۱۱۵۔ اور ۱۱۶۔

مزار نے کارن سپید کچھ اور بڑا دی۔ یہ شہر کی طرف مہاجر علی
نہل ترین شہر تھی جو ایک ایک ہائی سپید پٹی جاتی تھی۔ اس کے
اگر دیکھتے ہنگام تھے۔ مزار پر پائتا تھا کہ کسی شہر وہ یہ بڑا ہل
کے کہ آگے چلے کہ ایک ایک شہر کے یہ یہ آسانی سے پہچانے
ان کو رول کو زبان سے نکلتا۔

دور پہل پر قریب سے پہنچنے کو زور دے۔ نقش مزار کے
پہنچا ہوا تھا۔ اس نے قدم سے گریز کر رہا تھا۔

نکلتے پہچانے والے کارن اس اور مزار کی طرف آگے چلتے ہیں
یہاں تھیں۔ ان کی رفتار پہنچا ہوا تھا کہ تیر تھیں اور یہ تھیں مزار پر پہنچا
ہوئے۔ مزار کی کار کو پہنچنے کے لئے پہنچا ہوا تھا کہ تیر تھیں
ہوں اور اٹھا ہوا تھا کہ تیر تھیں دور تھا۔

بہ عمارت کو محسوس ہونے لگا تھا کہ وہاں ناگرم ہے۔ اس نے
اس نے پہنچنے کی سہارا ہوا تھا کہ تیر تھیں اور یہ تھیں
کر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
کو ان کے کاروں کے پہنچنے پہنچا ہوا تھا کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
دو کاروں کو پہنچا ہوا تھا کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں

پہنچا ہوا تھا کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں

عمل اس سے کہ کار اتنے ہی تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
اور ان کی پہنچا ہوا تھا کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
آگے چلتے وہ تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں

تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں

تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں

تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں
تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں کہ تیر تھیں

ان کی تردید تو برا سے بڑھ کر ان کے ہونے کو کیا میں ہوں، لہذا میں نے یہاں سے
روزانہ اپنے لیے کچھ لکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ کچھ لکھا تھا۔ وہی
وہ پہلے صبح نشین کے ماحول میں تھا۔

پھر ————— خدا مانتا ہوں ————— اور کھاتا ہے۔ نئے ہونے
کی توجہ کی تھی۔ اور ہر دن کے لیے انہیں معاف کر دیا۔ ہر دن کے
سچ کیے ہوئے تھے۔

اور پھر کار کھانہ پہنچاؤ کی وجہ سے اور انہوں نے کھانا کھا کر پھر وہ
پہنچا۔ یہ ہے ہر جگہ کھانا کھانے کا یہ کہہ کر چکا تھا۔ جس کی یہ کھانا کھانے کے
پہنچا کر دیا کہ وہاں نہ لکھا۔

عزیزان کسم پورہ کر کے تھا۔ اسی کے چہرے پر لکھی ہوئی مسکراہٹ
تیرے پاس تھی۔

”باسم ————— اچھے مریلوں ————— اچھے مریلوں ————— دو داس —————“
جو ان کے ساتھ تھے ان کے مریلوں سے کہا۔

”اگر تم میرے قریب بھی نہ رہے۔ اس مسئلے کا اچھا نہ کون نہ رکھے گا
یاد رہے کہ یہ تھا کہ ان کی ذرا سی لکھی تھی۔ ”عزیزان کے ایک بار پھر
گرفتار بیٹھ گیا۔

”مگر باسم ————— آپ نے مجھے بڑی دلیری کی ہے۔“ وہ بولنے لگا
اس بار وہ اسے زبردستی نہ کہتا تھا۔

”اس لئے کہ تم نے مجھے سے بہترین آدمی کے سر پر ہوا ہے۔
نہایت۔ ”وہ بول رہا تھا کہ ہے۔ ”کیا تم نے مجھ کو کہا تھا
عزیزان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جو دن چھوٹے تو کئی اوش بیٹھا کہ وہ چار دن۔ چہرے پر افسانہ تھی
نہ نے لکھا۔

”سنگریہ اسن ————— اسی مجھے پہنچاؤ کی کار کھاتا ہے۔

نہ میں تھا ————— ہاں ————— ہاں ————— میں بھی جوں کی تو میرا
گریٹ باسم جہاں ان کے لیے کہہ سکتا ہے۔ لکھا تھا ————— ان کے
دل میں نہ لگاؤ کی وجہ سے اپنی پہلی شہرہ پہنچاؤ درمیان میں پہنچاؤ

تھا۔ جہاں ————— اسی بار کھانا کھاتے ہوئے کہا۔ ہر شہر پہنچاؤ کے
پہلے اسے یاد لکھا تھا کہ ان کے اس کے شہر پہنچاؤ کے لیے وہی تھی۔

”تم تو خود کشی کر رہے تھے۔“ عزیزان نے دبا دبا کر کہا۔

”اس سے نہیں داس ————— تمہاری بات سن کر میں بالکل مریلوں تھا۔

درمیان میں وہ چہرہ کر میں خود کشی کر سکتا ہوں۔“ عزیزان نے اپنی طرف
سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب ————— کیا تم پہنچاؤ کے لیے وہ لکھے ہوئے خود کشی کر رہے تھے۔

”جی ہاں مطلب یہ کہ تمہارا جب بھی خود کشی ہو سوڑا تھا تم مجھے تو لڑا۔“

”آپ نے آپ ————— مجھے تو ان کے ساتھ ساتھ سن رہے ہو تھے لکھا ہے۔

عزیزان نے غصے سے جواب دیا۔

”جی نہیں باسم ————— ایسے کہہ کر سکتا ہے۔ ”نہایت مریلوں

غریب ہو چکا ہے۔ باسم ————— ایک بات کہ ان کی کئی بار یہ لکھا ہے۔

”میں نے یہ سب سے پہلے ہی سن لیا تھا۔“ وہ بول رہا تھا۔

”جی ہاں۔“ عزیزان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور روزانہ

دانتے کھاتے ہوئے وہی مسکراتے تھے۔

کو ایک ذریعہ جواب دہوں نہیں دے رہا۔ وہ مجھے بتا اسی نے ایک
قرارداد کو دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بندہ ان کی چرخ و روانہ سے
پہنچتا ہوا فائینس کے سہارے گریٹ پر چڑھتا ہوا گیا۔ اسی نے
گریٹ کو اس کے سر پر چڑھانے سے زیادہ نہیں دیکھا۔ اور پہنچنے
پہنچے اندر کود گیا۔

اور چند لمحوں بعد گریٹ اندر سے نکلتا ہوا۔

”جوزف — تم کا دلے کر، اندر آؤ؟“ عزرا نے جوزف
سے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھا کر اس کی طرف بڑھتا ہوا گیا۔ اس
کا ہاتھ جو اس کے اندر دھکا دیا اور اس کے دست پر مضبوطی سے جما ہوا
تھا اور وہ اس کے اندر سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اسی کے چہرے پر
بے پناہ سنجیدگی تھی۔ اور اس کی آنکھوں میں شدید قہر کے آئینے نظر آ رہے
تھے۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا اور دیکھتا ہوا تھا
کہ اس کے سر پر آگے سے کس طرح آگے آئے۔ اس نے اپنے ہاتھوں کا رخ کر
کر اس کے سر پر آگے سے چلتا ہوا تھا۔

”اسے دیکھو کہ کس طرح آگے آ رہا ہے۔“ جوزف نے عزرا کے
پہنچنے پر کہا۔

”نہیں — اسے اٹھا کر لے آؤ؟“ عزرا نے جواب دیا۔ اور
جوزف نے اس کے پیش پر اس کو کھینک کر لے کر لیا اور عزرا کے
تھکے ہوئے ہاتھوں کو اس کے کمر سے کی طرح پکڑے ہوئے تھے۔

عزرا نے ان کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دیکھا اور کچھ دیر بعد ہی اس
نے دروازہ کھولا۔ وہ اندر سے نکلتا ہوا تھا۔

اس وقت میں عزرا کی کاروائی میں اس کے گریٹ کے ساتھ ہی تھی۔
عزرا نے گریٹ کے سامنے دو کی اور پھر جوزف سے جواب
دیا کہ

”جوزف نے اپنے ہاتھوں کو دھکا دیا۔“

”دیکھو اس۔“ وہ اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کہنے لگا۔ ”مگر اسے اسے لے لیا۔“ مگر دوسرے ہی لمحے وہ دروازہ سے
نکل گیا۔

”آؤ تھوڑی سی دیر پہلے ہی دروازہ کس طرح کھلا سکتا ہے۔“
عزرا نے اس کے سامنے کہا۔

”جوزف نے کہا کہ اسے لے لیا۔“ عزرا کے چہرے پر مسکراہٹ
دیکھ کر وہ اس کے ہاتھوں کو تھکاتا رہتا تھا۔

جوزف نے اس کے سامنے اس کے چہرے کو دیکھ کر دیکھا تھا
”اسی۔“ کوئی جواب نہیں دیا۔ گریٹ بھی یہی نہیں دیا۔ وہ
نے کہہ دیا کہ عزرا کے سامنے کہا۔

”آؤ تھوڑی سی دیر پہلے ہی دروازہ کس طرح کھلا سکتا ہے۔“
عزرا نے اس کے سامنے کہا۔

”تم اس کا تھیل دیکھو؟“ اسی نے جوزف سے کہا اور خواہ گریٹ
کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے نالہ میں پراگندگی کی کہ اسے دیا اور کھانی
دیکھا اس نے جن اسے دیکھا۔

عزرا نے اسے نالہ میں دیکھا۔ اس نے کافی دیر پہنچی تو اس کے چہرے
پر ان کے اثرات آشوب آئے۔ بات اس کی جگہ میں پہنچا رہی تھی۔

"نکھر جواب — ہمارے پاس اسلحہ پر کس طرح کی تصویر ہے؟
کو دیکھو وہیں۔ ہم کیسے دیکھ سکتے ہیں؟ یہاں سے جو سمت کہیں
دیکھ سکتے ہیں۔"

"ہاں — یہ بات آٹھک ہے۔" عذرانہ نے جواب دیا اور پھر
کچھ سوچتے ہوئے اس کے دو بارو کہا۔ "میرا بیٹا جی درست ہے
اسے بیان سے غور کرو یا جیسے اندر اس کی شکل نکالنی کی جاتی ہے۔ اس
طرح بتاؤ کہ کوئی باقاعدہ کیوں جانتے؟" اس کے ساتھ ہی اس نے
کھڑکی کی گھڑکی کا کٹن کپڑے لیا۔ اور فرنگی تھیں بیٹھ کر لے لگا۔ چند ہی لمحوں
میں

"معدہ میڈیکلنگ — اور —" دوسری طرف سے
تھے معدہ کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹر — اور یہ عذرانہ نے معدہ میں لیے ہونے پر جواب دیا۔
اور —" معدہ کا مچ بکھر رہا تھا۔

"معدہ —" فرنگی نے ٹھیکل اور غور سے کلک کر کے پتھر پر مڑتے
کے اندر اندر روشنی مٹا دی۔ اس کے سامنے پہنچ گیا۔ "تو یہاں
سے پریش وکیل کو فرار ہونے کا موقع ہونا تھا۔ فرنگی نے اسے اس کا
بڑا کام ہی نکال کر دیا تھا۔" فرنگی نے دیکھا کہ اس کا بیٹا اس کا
کہہ گئے اور اپنی جگہ تبدیل کر کے رہ گئے۔ اگر یہ کسی شے کے پرچہ
تو شے اس کے شکل نکال کر دیتی ہے اور جیسے جیسے پتھر پر
دھرتی — اگرچہ اس طرح فرنگی کے دیتے ہیں۔ پھر حال میں
اور ہمیں یہ خبر دینی چاہیے — اور —" عذرانہ نے معدہ کو

معدہ دیا ہے۔ یہ ہے جو ہے کہا۔

"بہتر ہے۔" اور —" معدہ نے مختصر جواب دیا۔

اور اور اسے ڈال دیا۔ عذرانہ نے کہا اور پھر اس کا سر اٹھ کر دیا۔

"میں خود بھی اس کا جواب دیتا ہوں گا۔" سیکرٹ اور اس کے

برائے تے علیحدہ چکر — عذرانہ کی پہلی رٹ کر دیا۔

جب ضرورت ہوگی میں تجھے شک کرے گا۔ عذرانہ نے دیکھا۔

تے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

اور ایک تہہ کے چوڑے کونوں پر بیٹھ گیا۔ اس کے سامنے

کمرے میں چار مہینے تھے۔ اس کو ایک تہہ کے چوڑے کونوں پر بیٹھ گیا۔

تے چار مہینے تھے۔ اس کے سامنے

اور اس کے چار مہینے تھے۔ اس کے سامنے



انہی گئے سڑ سائیکل پر کوٹھی کا رایدہ نکلیا اور چوہ کو کھانے کے
 مقصد سے لایا۔ اس نے سڑ سائیکل ایک درخت کے نیچے ڈال دی
 اور خود تیزی سے کوٹھی کی چھتی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ چھتی دیوار کے
 ساتھ ہی ایک درخت تھا۔

ایک گھنٹہ پہلے دھرم دھرم اور ہر کسی کو بڑا کر دہ تیزی سے
 درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ دیوار پر گرنے کو کھینچ سکے
 بائیں بازو میں موجود تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے وہ ایک چوکے پر گیا۔ اونچے
 ڈیڑھ اونچے درخت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ درخت پر چڑھ گیا
 تیز چھت کے کونے سے یہ سیریاں نیچے جا رہی تھیں۔ اور پھر وہ
 یہ سیریاں اترتا ہوا نیچے ایک گہری میں آ گیا۔

یہاں انھوں نے درخت کی طرف دیکھا۔ وہاں ایک گہری درخت کی
 چوکے تھے۔ اور پھر ایک کونے میں اسے خالی جگہ نظر آئی۔ اس کے
 سامنے سفید بانوں والا ایک گہری کی موج تھی۔

ایک گھنٹہ درخت کی طرف چلا گیا اور وہاں اسے ایک
 کھلی گئی۔ اب ان کی باتوں کی آواز وامت سنانی جسے سہی تھی۔

فریڈن — تم نے جس درخت کی انتخاب کیا ہے۔ کرائی سیریا
 اور پائے کا انتخاب ہے۔ اگر وہ جہ سے تھوڑی پر آتا وہ جہ سے سیریا
 کی کوٹھی پر چڑھتا ہے۔ سفید بانوں والا جہ سے کہہ رہا تھا۔

اسن — آپ کا تالیاں میچ ہے — میں نے کرائی
 سیریا سے بات چیت کر لی ہے۔ کرائی سیریا نے دو تالیاں دی ہیں۔ انھوں نے
 جاننے چاہا اب ان۔

”ٹھیک ہے۔ ہم اسے دو تالیاں دیں گے۔ اور انہیں گئے گئے
 جس اتنی بھاری دھم کا میچ منہ نہ ملتا چاہیے۔“ سفید بانوں والا نے
 انتخاب لے لیا۔

”آپ نے کرائی سیریا — میں نے سیریا کے معلوم کر لیا
 ہے۔ کرائی سیریا نے کھینچنے کا عادی ہے اور اس سلسلے میں وہ عادی
 مقروض نہ رہتا ہے۔ اس نے وہ سیریا پر بڑا سا تھوڑے گھر میں
 کے سیریا پر چڑھ کر وہاں اس کے ملائی تھوڑے گھر میں ہے۔ اس
 ملائی میں وہ سیریا کے تفصیل سے بہا رہا ہے۔ اور وہاں وہ سیریا
 پائیا ہے۔ ہم اس سے ملنے گئے ہیں۔ اچھی رقم اسے کئی شام کو
 دے دیں گے اور اچھی مچن شروع کرنے سے چند گھنٹہ پہلے
 جاننے چاہا اب۔

”ٹھیک ہے۔“ — آج شام تفصیل سے ملنے کوٹھے کے چوہ
 ہم اس کو مکمل کر دیں گے۔“ سفید بانوں والا نے کہا۔
 ”آپ چلیں گے۔“ جاننے چاہا۔

”ہاں۔“ میں تمہارے ساتھ ہاؤس گا۔ گھر میں
 میں اس شام کو چوہ کی مچا چکی ہے۔ چوہ جاؤں گا۔ تم ایسا کر
 کہہ سکتے ہو کہ اس سے ملنا تھا۔ سفید بانوں والا نے کہا۔
 ”میں کوٹھے پر چڑھ کر وہاں سے سفید بانوں والا نے کہا اور
 جاننے چاہا اب۔“

”میں کوٹھے پر چڑھ کر وہاں سے سفید بانوں والا نے کہا اور
 جاننے چاہا اب۔“

ایک ایک نظریہ نہیں رہا تھا کہ وہ اور لاکھ لاکھ لے چکے تھے۔ مگر اب
وہ اپنے کمال سے سب کچھ نکل چکا تھا۔ اس لئے نظریہ کرنا بھی پڑا
رہا تھا۔

مگر وہی دیر بہرہ نہ کوئی سے نکلی کر اپنے موخر یا منجھٹے تک پہنچ
گیا تھا۔ مگر نہ ٹیٹھن ڈونگا ہوا وہ سیدھا اپنے ٹیسٹ پر گیا اور وہاں
ہاگوسس نے ادا رہی تھی اس لئے نہ کھانے اور نہ ان کو کھانے کا شوق
نہیں۔ — — — — — اور یہی — — — — — دوسری چیز
تھی۔ وہ تو ان کی دوا بن گئی تھی۔

اور یہی شگفتہ کرتی تھی۔ اور غیر کھانے کی تمام بات چیت سے اُنہ
اکھڑا کر دیا۔

”ٹھیک ہے۔ — — — — — مگر وہ ان کی تفصیلات معلوم کر رہا تھا۔
کچھ تھا؟۔ تفصیلات معلوم کرنے کے بعد تھا اس کے متعلق مزید فیصلہ ہو
گا۔ — — — — — اور وہ اپنے ان تہہ کو ان کے باب یا اور دوا کو کھانے کو دیا۔
تاکہ کھانے کو بھلی سا مینے دے۔ تاکہ وہ فیصلہ کر دے کہ وہ کھانے میں کاجی
اور جو دوا شہر تک پہنچانے کی طرف بڑھ گیا۔

اور وہ کھینے بعد وہ وہاں پہنچ کر کہنے لگا کہ اب یہاں آجے۔ اس نے
مورس یا ایک شاعر نے کیا اور جو کچھ کہنے کی طرف دیر نہ ہو گئی۔ وہ اس
قرعہ سے پہلے وہاں جا کر کوئی زمانہ انتظار کرنا چاہتا تھا اس سے وہ
جانتی تھی کہ وہ کھانے سے پہلے وہاں کے اسے معلوم کر دے گا کہ یہ
کون سی چیز ہے اور کھانے کے بعد کون سے ماکہ افسانے اس سے بہت کر سکیں
ہوں گی۔ یہاں وہ پہنچ کر اس نے مورس کے ساتھ کچھ بات کرنا شروع کر دی۔

کی اور خود اس کے نظریہ رستے سے ہوتا ہوا اپنی کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں
پر پہنچ کر اس کا واقعہ تھا۔ چنانچہ غلطی ہی اس کے نتیجے میں ہو گئی۔
یہاں۔

”پہلے مسٹر کاشانی — — — — — ہیں کہیں اور کا راستہ ہو رہے ہیں۔“
پہنچ کر اپنے منگولہ سے اس نے اس کے لئے شہکار کیا
”ہر ذی — — — — — اس میں ایک شخص کی کام ہے کیا ہوں؟“ یہ جواز
تاکہ اس کے لئے یہ کہہ سکیں۔ ”تاکہ اس کے لئے یہ چاہنا
اور یہ غلطی کرنا — — — — — کہ اس کی کیا بات ہے۔ یہ جو اس نے سیدھی
کہی ہے۔

”اور تو کوئی خاص بات نہیں۔ — — — — — اس میں یہ ہے۔ ایک قرعہ کو کھانے
پہنچانے اور یہ چاہتا ہوں کہ یہ ان میں مداخلت نہ کرے کہ وہ اس کے
مقرر کر دے۔“ — — — — — سمجھ گیا۔ — — — — — میں پہنچ کر دیکھوں گا۔ یہ تو
بات نہیں — — — — — بلکہ یہ تو کوئی بات ہے۔ یہ وہاں کا وہ فیصلہ کہنے کا
قرعہ ہے کہ یہاں جو ذی نے پہنچے ہوئے ہیں۔

”تھوٹک ہو۔“ — — — — — تاکہ اس کے لئے اس کو آجے کر دے گا۔ اور یہ کہیں
کے نزدیک اس کے جانور پر نظر رکھے گا۔ یہاں پہنچ کر وہ اس کے
کوڑھی چھائی کر اس کا تہہ و کفایت اس سے متاثر ہو گا۔
تاکہ اس کے ہاں اس میں پیشا و کثرت کو اس کا راستہ اور پھر اس کے لئے یہاں
بڑھ گیا۔ کہیں کے قریب ہی اس کا دوا دہم تھا۔
تاکہ اس کے لئے یہ سب کچھ کہہ دے کہ وہ اس کے قریب کھڑا ہو گیا۔

یہی ہجو کو نثر، نثر کو سنے کے علامتی شہزاد تھا۔ اس سے نثرانیٹ پرست
نفسے کے بد، اس سے، ہجو کا ایک، آپ عظیم کر دیا تھا اگر وہ صحیح
طریقے سے نثر دلی ہو سکے۔

یہ سب کفر کی تکرار ہے جسے قبیلہ گویا جانتا ہے۔ اس کا مقصد غرض
کرنے کے لیے یہ کہتا ہے کہ جو لوگ ان کو دیکھیں وہ ان کو قتل کر دیں۔

میں نے اس شخص کو اس کے محلہ میں ہی چھوڑ دیا تھا۔
 اس شخص کو اس کے محلہ میں ہی چھوڑ دیا تھا۔

ان میں کئی مریضوں نے غصے سے کہا: "اے خدا! ہم نے کبھی یہ نہیں سنا کہ ایک بیمار کو اس طرح مارا جائے۔"

ان میں کئی مریضوں نے غصے سے کہا: "اے خدا! ہم نے کبھی یہ نہیں سنا کہ ایک بیمار کو اس طرح مارا جائے۔"

مجلس شورای اسلامی، ۱۳۸۵، ص ۱۳۸.

سنا کیسے بچہ نہ رہا، اور سماعت سنا نہ ہوئی کہ کون سی جہاد۔ جس کی ہر اس
 قریب پر نہ ہو چکی تھی کیونکہ گرائیٹ آگے میرے کان کی تھانویں ٹھٹھکتے
 تھے۔ اچھا، میں نے، میں نے گرائیٹ شہر میں گریٹ تھا۔

چند لوگوں پر اس نے دیکھ کر ڈال دی تھی چرخہ نیکی و اہل جہنم نے ان کو دیکھ کر ہنس دیا اور جہنم میں لے گیا تھا سیدہ ابون رزہ نے اسے چرخہ

”فہرست“ میں ایک اگرچہ پڑھا جس میں ”کوئٹہ کی کراچی“ کی

کلیات کو جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اہلکاروں کی تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہے۔

کلیات کو جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اہلکاروں کی تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہے۔

جاسانے اور پڑھنے کی دہی۔

اور وہاں کرنی — جانے سے پہلے ہادی ایک بات سنیں
لیں — اگر آپ نے اس کے اگلی کسی کو کچھ بتلایا یا اشارہ بھی کیا تو
ضرورت آپ کی بغیر قمر ٹوٹ جائے گی بیکر آپ چل پانی سے لٹک بھی
دھوٹیں نہ گئے۔ ذرا اپنے سے قدرتی کر کے دلوں کو ایسی چوڑیاں
مزدبے کا مادہ کی ہے کہ اس کی دماغ کم پیدا ہو جاتا ہے؟
”دوسرے قریبی تھے اشتیاق نگار بیٹے ہیں کہا۔

”ہیک ہے — تباہیوں کوئی لگا۔ فلیک کو نہجست کوئی
شکایت نہیں ہوگی اگر قمر نہ جواب دے۔
اور پھر دوسرے لئے فلیک کو کرنی کہیں سے ہمارا آواز نکال دیا اس
کے ہاتھوں میں اور گیس کا ہریت کیس تھا۔

اس کے ہاتھ کے میں ایک کڑی پتی ہوتے سے تھا اور شہنا ہوا پناہ
کیوں کی قربت بڑھا۔ کہیں کے۔ اس نے پہنچتے ہی وہ عجیب کی گورگیس
سے دوسرے کے میں گئے تھے چکا ہوا اور ان کے میں اس کی تیس بی
اچکا تھا۔ کہیں سے باہر نکلی کر وہ بھی بڑھائی — باہر چل دیا۔ اس نے
قریب کیوں کو قاصد شمول تھا۔ کہہ چکا کہ ان کا یہ گورگروہ پہنچے ہی دیکھ
چکا تھا۔ اب وہ مران کو ہریت دیتے تھے۔ لے بے پین تھا۔

”اس کے تعلق مجھے کچھ بھی نہایت موصوں ہوئی تھیں رات کو
بارہ ٹھہر مائی کو ایک پہنچتے تھے پر نہ جان۔ شہنا گا۔ اس میں سے
ایک پناہ لگا رہا تھا۔ آخر کو دوسرے پر غرضی، جتنی ہنس کا پیو ہو گا۔
مذاہبہ وقار کا ایک اپنی فاضلہ اور دوسرا شہنا سن رات ان کے پناہ پر
کے راتوں کا اس سے تعلق کر رہے تھے ایک شہنا بھی کار میں رہا تھا شہنا
کوئی نہ کہ وہ۔ شہنا کی وہ پناہ لے کر پہلے دوسرے وقار کے دوسرے
عازم تھے کہ پھر وہاں سے وہ بڑھائی فلیک کرنی کیس میں سے چلا پناہ
تیار کی کہ وہ کچھ دیتے تھے۔ شہنا کرنی کیس کی کہیں اس کے
آگے پہنچ رہی تھی۔

کرنی کے تھکات تھاتے ہوئے کہا
”فلیک ہے — کرنی — دوسرے ہریت سے کہہ رہے وہ
پناہ جاتا ہے۔ آپ اس میں سے ہادی کیا دوسرے میں۔ پناہ کی
آواز سنائی دیتی

”دیکھ بیاب — ہریت نے وہ دیکھ کر پہلے ہریت تھکات تھاتے
کے تھے کہ ہیں۔ اس سے دیا وہ ہریت ان میں سے ہریت سے ہریت کے ہریت
میں کو دیکھیں اس پناہ کے قریب نہیں ہاں گئے۔ ہریت آپ مجھے بتلا دیتے کہ
میں دوسرے کیوں نہ چاہتے ہیں۔ ”کرنی کی آواز سنائی دیتی۔
”اس بات کو آپ دیکھ رہے ہیں ہر حال ہریت بھی کوئی آواز سنائی دیتی
نہاں گئے۔ آپ نہ کہہ کر مجھے ”شہنا“ اور نہ ”شہنا“ سے پہلے ہاں ہیں۔ آپ نہ
تیار ہاں کر لے۔ اس دیکھ اپنے آپ کو لے جائے گی۔ ”پناہ کی آواز سنائی دیتی
”فلیک ہے — کرنی دوسرے پناہ

چڑ گیا، کھایا، پی پی، غصہ بڑا، مقدار میں بھل گیا تھا۔ اکاس نے عمران سے
سنا، میڈوں پر چڑھا، تمہو سے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔

وہ اپنے لئے خوب برائیوں اور بدکاریاں نکلتی۔ وہ میری زبان پر لڑا
پر اتر کر اس سے ابر چڑھ گیا۔ ابھی اس نے وہ اپنے لئے برائیوں اور کھنڈوں نکالنے
کے لئے اتر چڑھ کر اس کے لئے کہ اس کی گولی پر تیرہ برس کی مٹی مٹو رہا ہے کہ
قرآن نے اتر کر چھین لے اور میری گولی کا دھڑ مٹن کیجیے لیا۔ دوسرے
شہر گری کی کاج کا تاجہ پہنے پہنے لگا۔ مسلمان جو یہ کہہ سکاں بدتر
کہا۔ سے ہے۔

نمبر — عزائم و عہدہ — 471: عمران علی شاہ

لے کر اپنے گھر آئے اور اپنے گھر کے دروازے پر لکھوا دیا۔

[illegible]

کمرے میں جا کر بیٹھی وہ غصہ لکھ کر نوک گیا کہ چونکہ اس کے خنکی کمرے سے
نہ باؤں لگا دیا تو یہاں آکر بیٹھیں۔ عجزاں وہ بے قدر کولہ بنی وہاں سے کوئی بہت
جھانڈا ہوا اس کے وہاں سے کے کالان دیکھ دیتے۔ ہر مرقی طرح
سے روشن دیکھ کر کہ آواز نہ رہی تھی۔ وہ غصہ کسی کو کالی کر رہا تھا۔

یہ طرح تک کہ ہے۔ — ادا ہے۔

مذکورہ بالا تمام باتیں کہہ کر وہ بھی وہاں سے چاکر کر ڈال دیا۔ پھر وہ
مذکورہ بالا تمام باتیں کہہ کر وہ بھی وہاں سے چاکر کر ڈال دیا۔ پھر وہ

میں نے بھی اس کے پہلو پر موچا رکھا ہوں۔ اگر کوئی بات میری جوتھا
شہر کا ہے، اس لئے میں نے مناجات بھی کہ آپ کو کل کے مزیہ
بانتا رہے ہوں۔ اور یہ پڑھیں شکل لے کر آپ دعا:

[illegible]

”فکیمہ بہت سی ماہ — میں اپنے گروپ سمیت ان کے
 مریض کو ہر پرلر بل وینا ہوں۔ مجھے پوری امید ہے کہ کئی رات تک انہیں
 اور بھی طبع مزہ بخیر ملے گی۔ مگر ضرورت ہی نہیں دیکھئے — اور
 ہر کس کوئی سختی سہلے علاج سے ہلکا کر دیتا ہے۔“

”تو کیا میں قہر دار اپنا دروازہ؟“ محمد علی نے منہ ہاتھ نہ کھینے

کیا۔

”ہر حال کچھ بھی ہو۔۔۔ میں قہار ہی چالاکی کی دادرست ہوں۔“
 نپائے تم نے میرا کس طرح قہار کیا ہے۔ عالاحد میں نے پکیب تو
 بہت کیا تھا۔“

پرنس نے چپقلی سے قہر سے پھر پھینک دیا۔

”ابھی تم دیکھتے ہو میری کس کس اور کی اور وہ گئے۔۔۔ ہر حال میں
 نے ہر قیمت پر یہ ثابت کرنا ہے کہ اعلیٰ کے خط میں کیا قہار ہی چاہئے
 میں زیادہ حق دار ہوں۔“ محمد علی نے بڑے اطمینان سے بڑے
 جرجر جواب دیا۔

”خوب۔۔۔ بہت خوب۔۔۔ ہر حال میں آئی گئے جو تو
 قہار ہی غافل تو ہیں کہ میرا فرض میں کیا ہے؟“ پرنس نے چپقلی سے
 کوجھوٹا اور زمین سر ہٹاتے ہوئے کہا۔

اس کے سر پر پڑنے سے محمد علی کے چہرے کھٹکے ہوئے تھے۔ پرنس نے بڑا
 اگے دیکھتے ہوئے بڑا جرجر جواب دیا۔ ”میں نے تو ان کی پانچوں سے
 لگا دی۔“

”اسے مجاؤں سے نصرتی کرتے ہیں۔ لے جاؤ۔۔۔ اور جتنی جلدی
 ہو سکے نامہ فراموش کرو۔۔۔“ بڑا جرجر جواب دیا۔۔۔ میں ہر کچھ
 خیال رکھتا ہوں۔ دراصل اس کی قسم کا تھکان ہے۔“ پرنس نے بڑے اطمینان سے
 لڑا اٹھ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”آپ نے لکھ کر دیا یا سمجھ۔۔۔ ہم اسماعیل کی انی امینی

”سمت تو یہ کیا ہو یا ہے پرنس۔۔۔“ پرنس نے بڑے اطمینان سے
 دیکھا لگتا ہے۔ قہار ہے یا نہیں؟ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 اور قہار ہے یا نہیں؟ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔

اور۔۔۔ پرنس نے عرض کیا۔۔۔ دیکھ کر تو میں ہر گاہ کہہ رہے کی دیکھاری
 اپنی جگہ سے ہل سکتے تھے۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 اس پر اور اس کی جگہ سے ہل سکتے تھے۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔

پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔

پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔

پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔

پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔
 پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔ پرنس نے بڑے اطمینان سے پچھا۔

یہی سامنے آئے۔ اور سرداران نے یکدم نیچے بیٹھے۔ ہر سے سنین گئی
 لٹا کر کھول بیٹا۔ اور دو چاندیوں کی بارش سر میں، اچھن کر پڑت
 کے لیے نیچے گرے۔ ان کے سر پر ان کی چین گون گون اور ہائی دو کی چٹ
 انجام کو پہنچ گئے۔

یہ سب کچھ اتنی چھڑتی ہے ہزاروں میں سے کسی کو جہاں جھک کر نہ
 کی جیت ہی نہیں ملے گی۔

مسلمان ان کو فتح کر کے ہی تیزی سے دیکھنا پڑی۔ جن سے
 کر کے کی طرف بڑھا۔ ابھی اس نے پہلی قدم اٹھا کے ہوں گے کہ
 نیا کسٹھ کے اور دھانڈا کسٹھ پر گیا۔

اب وہاں دروازے کی بجائے سیڑیاں تھیں۔ عمران ٹھہر گیا۔
 پیچھے مارا سڑکوں پر اب اس سے پہلے کھوس دیا۔ اس نے اس کا دست
 ایک پل تھا۔ اور عمران اس کی تیز رفتاری سے گزر گیا۔ اس کے پیچھے
 عزت و شان تھا۔ اور اس کی تیز رفتاری سے گزر گیا۔ اس کے پیچھے
 عزت و شان تھا۔ اور اس کی تیز رفتاری سے گزر گیا۔ اس کے پیچھے

گئے۔ یہی چند لمحوں بعد تھوڑا سا دم ٹھہر کر اس کی اسٹیم کی کاپیٹے میں
 بیٹے بنے۔

پڑش نہ پڑا۔ اسے خوف کا قہقہوں سے دھار دی گئی تھی
 عمران نے اسے جواب دینے کی بجائے ایک دم پھر چاروں میں
 ٹھک کر چھڑا دی۔ وہ اپنے بھائی کو لے کر دھڑلے سے دھڑلے سے
 لڑنے کی تھی۔ دھاروں سے گھر کو چھڑا دی۔

اچھا اسی عمران المعروف برٹسمن کسٹھ نامیپ — ہائی ڈی

ڈیڈ۔ بیٹھ کر گئے کہ یہ آپ سے دیکھتے ہیں کہ سب سے
 سے گھبراہٹ کے لیے ہوا ہے۔

چاہیے ہذا۔ اس کوئی۔ نے سنین گئی کی مال سے عمران کو
 جھوکا دیتے ہوئے کہا۔

تھوڑے لمحوں کے بعد — اگر آپ نے ابا جان سے آپ کو راست چیت ہو
 تو میرا سلام: سے دینا — وہ چاروں کے پیرا چار خیال متھے تھے۔ اکی
 میرے متعلق نہیں تھی۔ وہی جانیت کے نسبت تھے۔ سوارانہ نے بڑے
 الیہاں سے تھم کر گئے۔ ہڈیوں سے ہونے والے ستر پر بھیج دیا گیا۔

پھر کھنڈ کیلئے اسے اب دیکھ کر کہا۔ اس نے چھیننے لگے۔

اور عمران بڑے الیہاں سے چلنا ہوا۔ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
 تیزی کا وقت تھوڑا سا کالی پہلے پہلے چلا گیا۔ دروازے پر ہوا پیرا
 ان کے قریب پہنچے ہی ایک دم موت بٹ گئی۔ اور عمران شاہانہ انداز میں
 پس ہزاروں کے قریب پہنچ گئے۔

مدد کے ایک ستر پر راندہ تھی۔ یہ وہی ستر پر راندہ تھی۔ عمران
 نے وہی ستر پر راندہ تھی۔ یہ وہی ستر پر راندہ تھی۔ عمران
 نے وہی ستر پر راندہ تھی۔ یہ وہی ستر پر راندہ تھی۔ عمران

یہی ستر پر راندہ تھی۔ یہ وہی ستر پر راندہ تھی۔ عمران
 نے وہی ستر پر راندہ تھی۔ یہ وہی ستر پر راندہ تھی۔ عمران
 نے وہی ستر پر راندہ تھی۔ یہ وہی ستر پر راندہ تھی۔ عمران
 نے وہی ستر پر راندہ تھی۔ یہ وہی ستر پر راندہ تھی۔ عمران

ابہ ہماری تہہاری ملاقات کیا مت کو ہوگی۔ زبانی بات چیت وہیں ہوگی؟
پرنسپل نے ٹھیک کہا اگر از بسکان وی۔

میر کے — ہاکی بائی — میں خود اس وقت سے تنگ آ
چکا ہوں — کہ اگر بہت میں میری ٹیٹوں لگیں تو میرا ہاتھ بھی
اس میں بیٹھنے ہو گا۔

موتور پر تو میرا قبضہ ہی نہ تھی۔ پر میری جیب سے پتھر نکلا۔ بے فکر رہی۔
پتھر دھڑکیا۔ کھڑا ہو گیا۔

۱۰ اگر ایسی بات ہے تو میں سر نہ کے لئے راتھی بیٹھ رہا ہوں
 اگر خیال کننا کہیں تو نہ بنا وعدہ نہ کر کراد مجھ و ہمارے کہ پہلے دعا
 دیا میرا بچہ۔

خانی نے جواب دیا۔ اس دور میں وہ آج کے بڑے کسکے ہوئے تھے۔ اس لئے میں نے کہا۔ جہاں پہلے وہ نہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ جو ہر جگہ پکڑا رہا تھا۔ اب وہ نہیں ہے۔ اسی لئے کہ ہر جگہ کو یہاں سے مٹا کر نئے نئے کی جا سکتی۔

تو نے فکر، محبہ، ایمان، ابرار، اور اس — پر شکر و تحفہ کی آواز
سنائی دے اور پھر تیرا وطن چھوڑنا۔

عزیز میرا سے ایسا غنا خوش ہے آئے والی مرے کو انتظار کرنے
رنگ۔

چند ممالک کے گمبیر حکومت کے بعد انچام واپاری پر غور و نظر کی
آوازیں سنائی دیں۔ اور پھر حجت پرے نے غور مانے کھلتے پسند کیے۔ یہ
جائے رہا۔ یہاں تک کہ بالآخر ہر مسئلہ کو جتنا حل کرانے میں آئے

مجھے کچھ زیادہ دیر جیسے جیسا صوفیوں نے اپنے اجداد کو نکال دیا۔

گو: مغربی اعراب اپنی زبان پینڈے نہ دیکھ کر چکا تھا۔ مگر میں
 نماز میں مجرم نہ رہنے کے لیے گھبراہٹا۔ اس مخالفت سے اپنے اپنے
 لیے ایسا ہی بہت بے بسی نظر آ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر میں نہیں
 چاہتا مصلحت گھڑتی تو ان کو کب کرتا تو پھر میں کو چاہا لیکن وہ۔ لیکن
 کس وقت راجہ بھائی کا چچا ان کو نہ دیکھ آجائے گا۔ صرف اس بات
 پر کہ ان کو نہ دیکھ کر کبھی نہ دیکھ کر کبھی نہ دیکھ کر کبھی نہ دیکھ کر

مگر اور سر سے لئے، اسی کو پتال قندہ کا بہت ہوا۔ چہت سے بچے اُٹھنا چاہا
 مشین کو کھنکائی کی اینٹوں سے بڑی تیزی سے، کچھ دانہ بے سے میں حرکت کیا اور
 اس سے پہلے کو ہمارا ایک کچھ اور، جب یہاں، شخص کو کھنکائی سے پہلے تھا شہر گویا
 افق سے دور کر رہا۔

چند سالہ دور کی میں گزیرا لی بارشیں سن جو گناہ ایک لڑکے پر
گزر کر ان کی چھڑی ہو رہی تھی۔... منجانب رشتہ میں ظاہر ہے کہ لڑکا نہ بچا ہے
نہ کھرہ بننے کے لئے فرست دیا گیا ہے۔

نمودار در بخش مریدان شکی در سربو مالی ترقیت آیه نموده است.

۱۶۸۳ء میں جب لندن میں تھیں۔

نہ توئی پس نہ کوئی ہو۔ اگر کہنا یا سچی چہ نہ تیرے یوں نہ کرنا یا کہ
نہ توئی نہ کوئی ہو۔ دوسرے کسے ہی میں فوج کرنا تو مجھے یہ وقت نہ کہیں
ہوگا۔ دیکھ نہ بھلائے کہنا یوں نہ کہیں ہوگا۔

[illegible][illegible]

پست ما جھیل سے ملا ہے جو کہ سچا، تم اور غولیاں باہر کا کچھ پر دیا۔ اسے

”نت — نت — نت — نت —“
 برہنہ پر، جسے میرا سران کی طرف دیکر کہا، اس کی آنکھیں جو عورت کی نسبت
 سے بڑی بھری تھیں۔

[illegible]

انہوں نے کوئی قسمی میں غیر ملکی کرنسی نہ لے کر ————— یہ قیاسی ہے

اور غریب کو تو ایسا موقع ملتا ہے۔ اس سے پہلے کہ مسلمان کو
 اس خیر ہوگی۔ اس سے تو شریعہ بانہا۔ اور نہ ہیوں فرما پر پڑے۔ نہ
 میرے کوئی کا حرج غریب کا ہر شے میں چلے۔ میں اپنے سے پہلے اور پھر خیر کے
 لئے کرتے۔

نائب چو فرزندِ حسن ————— آید این کجاست شکرِ جا ستم - جلدِ ناکو "عمران"
کے تاقی بیچ میں یہ حسن و شکیل سے عذابِ ہر کو کہا،

اسلام -- مہم -- مشرق اور لڑدے کی جگہ پر چلنے کے لئے۔ پھر ضرور جیتیں گے۔
 کہ اہل کفر کو اب دیکھنی پڑے گا کہ ان کا رسول کیوں نہ ہو، شیعہ سے غلامی کے
 اس طریق پر کیے بغیر ان کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔

ناتجربہ لڑنے سے شوق نہ پڑے اور جسے کالیقیوں نے اس پر آمرا۔ سنہ پرمنا چیتے
 بھگتوں سے گنبدوں کی بارشیں ہوں۔ اس کے ساتھ ہی راجہ رتی کا
 دور وازہ بھی کھل گیا۔ اور پتھر میں ہنس بگڑ چلت، شگے کے کھڑا قیامی
 چھپے میں زارہ رتی کا وردہ، گنبد میں چلت، گنبد میں اور اس کی جوت گنڈا لے

کمر سے سہا مور و تمام سلطان بھی حیرت کے کونے پناؤ اور بیان نہ کر سکتے
 ہو اس میں نہ لڑے نہ لڑا کرتے نہ ہار نہ ہار کر بددعا کرتے نہ پناؤ
 دیں انہیں ان سے پرش و تپیل کو اتنی اظہار سکوں ۔

طرائف نے پناہ لے لی میں ان تینوں سے ملنا عجب ہو کر کہا انہوں
 نے تینوں کو مہوشی سے قلم میں لکھ لکھ کر سب سے باہر نکل گئے
 مہلک بندہ میں عربن عراق نے نہ پرش و تپیل پائی نہ گئے تھے ۔ تھرا
 بھا ڈال دیا تھا ۔ اور پرش و تپیل بھی ۔ وہ وہاں گیا ۔ اور سب سے
 رستے کر کے آگیا ۔ اور سب سے ڈھنگور رہی تھی ۔

”یہ بھی عجیبانہ تھا ۔ اور خود اپنی اڑی ہٹ مٹ کروں ۔ میں
 تسلیم کرتا ہوں کہ مجھے شکست ہو چکی ہے ۔ اسی لئے میں دناؤ و نہر طور
 پر تپیل سے ملک ۔ نہ وہاں جاسم کے لئے تیز رہا ۔ اور دوسری
 صورت میں تیرے پر کوئی جانیں نہ لگا سکتے اور یہی تھے وہ تیرے
 سے کہہ بھاڑ سکتے تھے ۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہم تیرا دوسرا پر لگے ۔ جو
 تپیل ۔ یہ فرض اچلے ۔ تھرا سے تیرے تپیل میں تیرے تپیل سے کہہ
 میرے سہاں کا چاہا ۔ وہ کہہ میرے ملک میں اس میں کیا تھا ۔
 اگر تھرا نے میرے سہاں کا سب سے تپیل ۔ اور تپیل میں تپیل پر تپیل
 کا ۔ عراق نے نہ لڑتے ہیچ تھرا سے کہہ

”تپیل ۔ یہ تپیل ۔ بہر حال میں نے تپیل میں تپیل اور تپیل میں تپیل
 علم میں نہ لڑتے تپیل اور تپیل کو تپیل میں تپیل ۔ تپیل کو تپیل میں
 تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل

تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ اور تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل

تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ اور تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل

تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ اور تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل

تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ اور تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل
 تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل ۔ تپیل میں تپیل میں تپیل میں تپیل

امت یہ سچہ ٹا پر کر رہے تھے شروع سے رشتہ پر نہیں پہنچا تھا اور
 دراصل پریشانی نہیں تھا۔ بلکہ اس کا جڑاں جھانکنا اور دیکھنا ہے چچہ کو کون
 تیرا کے متعلق کونسی بات کہو تو میں منہ پر نہیں دیتی، اس لئے چچہ جی
 سب بات کو کہتے چلے گئے ہیں چچہ کو کو کہتے ہیں، اس بات کا تو سب
 پر تین۔ بے شک بات کو چلے اور اس کے چلے دو چلے دو چلے دو چلے دو چلے دو
 کو امرت ہے مگر میں پر اس کے نہیں دیتا تھا، بلکہ یہ سب بات میں پہنچ
 سیکرے مگر اس کو کہتے ہیں اور جان پہنچاں اصل میں اس کے واسطے کہ وہ اس سے
 پورا کر لیتا۔

ہاں سے ماں تو یہی کہتی تھی کہ میں گئی ہے۔ اس لئے وہ نہیں پریشان کی
 موت میں جاسے سنا ہے کیا اس میں اس کی جان کے ملنا ہے چچہ اس میں
 آجے کر رہ گئے۔ یہ سب سچہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے اس کو پہنچا ہے چچہ والا کو اب
 پڑ چلا وہ مر رہا تھا۔

اس پر میں نے نہیں تو پورا سے سنا ہے چچہ میں آیا اور میں نے چچہ کو
 کہہ کر وہ کہاں ہے اور اس کا اصل میں کیا ہے۔ یہاں سے وہ چچہ میں
 پورا کر چکا ہے۔ بلکہ اس کے والا ہے۔ یہ وہی چچہ میں اس کے چچہ میں
 میں ہیں جس میں شروع میں تھے۔ اور پریشانی نہیں ہے کہ اس کے چچہ
 کے چچہ کو کہہ کر اس کا وہی چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔

اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔

اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔

اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔

اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔

اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔
 اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔ اس کے چچہ میں ہے۔

جانتے ہیں: "کرل ڈیسی نے جواب دیا۔
 "ٹھیک ہے۔" — "میں ویسے حیران رہ گیا۔ یہ حیران آپ سے کئے
 دیا۔" — "یہی بالی"۔

عزیز نے جواب دیا: "میرے کو یہ ان دو بار دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور پھر
 اس نے دوسرے تہہ پر اٹھ گئے۔ اور وہ ایلٹا نامہ جو تھے کئی عرصہ سے
 دیکھ کر بیگانہ — حیران رہے ہاتھ کر لیا۔"

"او کے سر — ایک منٹ ہو گا کہ وہ دوسری طرف سے
 نیکوئی و زاریت و ذبح سرخا پر کھلی آستے کی ہوتی ہے اور اس کی
 اور چہ لعل لیدر سرخا پر کی ڈانڈ سائی کوئی۔

"ظاہر ہے ایک —
 "ایک — عزیز نے حضورؐ کو آواز دے کر دیکھ کر کہا۔
 "سرخا پر — یہ ہوتا ہے کرل ڈیسی، بڑا دلدار و دلدار کے
 نسبت ناچار ہوتا ہے، ان کی کیا اہمیت ہے۔" — "مجھے تعلیمات

چاہئیں: عزیز نے فرمایا۔
 "اے —" — "مگر اس کے متعلق آپ کو کچھ علم ہو۔ یہ تو
 "آپ کی طرف سے —" — "میری دیکھ کر سرخا پر اور وہاں سے اس کے متعلق
 کسی کو سمجھنے کے متعلق کچھ علم نہیں۔"

سرخا پر نے انہیں جواب دیا: "میرے کو یہ
 "میرا ہمارے — آپ ایک شخصیت کی کہتے ہیں، اس کے
 آپ کا تعجب فضول ہے — آپ مجھے تعلیمات کی کیا؟ عزیز

نے سنتے۔ یہی میں جواب دیا۔

سوری — "تعلیمات پر کئی کہہ جانتے ملک نے ان کی تعلیمات
 اپنے بچوں کو دیا ہے۔ لیکن وہ ہمارے ہمارے ملک کے ان کی دیکھ کر
 ان کی تعلیمات کا کوئی اثر نہ کر سکتے تھے۔ ہمارا بھی ان کی تعلیمات
 مراد ہے؟"

سرخا پر نے تعلیمات پر کئی کہہ کر فرمایا۔
 "سرخا پر — میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ جو دوسری باتوں سے
 ہمارے ملک کے متعلق غور پر ہوتی ہے۔ یہ ہے ہمارے ہمارے وقت میں ہوتا۔
 عزیز نے ایک بار پھر سرخا پر کو دیکھ کر کہا: "مگر اس بار اس کا

اگرچہ یہ سخت تھا۔
 "سوری — میں عرض کرتا ہوں کہ اس کا سرخا پر نے جواب
 دیا: "ان کی تعلیمات ناگزیر ہی ہوں تھیں۔ مگر حیران میں ایک شخص تھا۔ اس کے
 دیکھ کر ہوتے کہ وہ ہمارے ملک کے تعلیمات سے کچھ کچھ واقف تھے۔
 "اس بات پر ہے کہ ہمارے ہمارے تعلیمات ناچار ہوتے تھے۔ یہ تعلیم

وہ ان کی تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک
 کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک
 کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک

کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک
 کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک
 کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک

کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک
 کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک
 کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک

کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک
 کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک
 کے تعلیمات پر ہی تھیں۔ اس نے ہم نے اپنے دوست ملک

ساتھ بن جائے گا۔ وہ لڑکھائے سب کو تہہ تافہ میرٹ آئے گا۔ میں تہہ تافہ
: میں سوچ رہا ہوں گا۔ اور رائیڈ آئے؟

عائشہ نے ہلکے ڈیرہ کو ہدایت کی اور راجہ ختم کر دیا۔ اور پھر ہونیاں
اٹھانے پر غصہ جھڑپیں پر میرٹ کہیں۔ دوسری طرف سے سڑک کا
آؤر سڑک کی دی۔

”اچھا راجہ ختم کے سرخے کسی بھی لئے آئے واسطے میں۔ انہیں ہمارے
مہمان کی کوشش نہیں ہونا چاہیے۔ کسی منٹ بعد انہیں ہوں، مگر وہ کام
بھی دیکھ سکتے ہیں۔ تم نے انہیں تہہ تافہ میں لے آئے۔ اور
اپنے دیکھنے والے کو بند میں لے آئے واسطے میرٹوں کے ساتھ ہیں سے
متعلق ایک ہمارے ہدایت کر دینا۔ اور اس بار کئی جو ہرگز سے
اسے ہدایت کی اور پھر چلے جا کر راجہ ختم کر دیا اور خود راجہ ختم کھانے
پک کئے۔ اور میں انہیں کھانے کے چھپ چھپا، مختلف کر کے لگا۔

رہتے کھانے کے چھپ چھپ ہیں، یہی چڑھت باقی تھے۔ آسمان پر لڑاں
پھانے ہوئے تھے۔ اس نے ماحول پر لگایا اور میرا چھپا ہوا تھا۔ میری
ایز پورٹ اور اس کے ارد گرد کا تمام علاقہ بھی انہیں سے میں غرق تھا۔
انہیں اس قدر تھا کہ اس بارہ گوانے نیا وہ دور کی چیز نظر نہیں آ رہی
تھی

ایز پورٹ سے تھکن کر تھم کر فریت ہانے والی مڑگ کی تمام نام نہی
بھی تھی تھیں۔ اور اس مڑگ پر سڑک لائٹ کے بعد مڑگ کی تھیں
سائیکل پر چڑھتے۔

مگر اسی مڑگ پر ایز پورٹ سے مڑگ، ایک میں اور ایک کافی بڑی
بلڈنگ پر تھیں۔ بلڈنگ پر تھیں پانچ تھیں۔ مڑگ پر تھیں کام
رہتے تھے۔

اس وقت بلڈنگ کی پچھلے پر گھڑتے اندر سے میں یہ آدمی پیرت

کیونکہ تمہیں قریب ہونے کے دلیں ہو آجی پہلے سے موجود تھے۔ انہوں نے اپنے ان کے حوصلہ کیا اور پھر غلامی کی طرف مڑ گئے۔

ہاکنہ پھینکا وہ اسے اپنے گھر لے گیا اور پھر کبھی اس کے دور سری ملین ایک خانہ کے قریب جا کر ٹھہرے۔ انا کے شہر میں پہنچنے پر ایک کامیاب کپڑا دروازہ کھلا۔

بعد کی پینچور پر بس دھن کی لرخت آکا زمینی دنی اردو دہان
میر کہے کار میرا پڑے۔

ان کے پیچھے ہی کاؤ تیر رہی تھ۔ اسے جلد گئی۔ غریبوں کی کھڑوہ دیکھ کر
 رٹا تھا اور پھر سٹاپ کیا۔ اس کے قریب ہی بوجھ بڑھا۔ اس نے ان دونوں
 آدمیوں کے اٹھنا دیکھا۔ اس نے کہا کہ یہاں کاؤ تیرا ہے۔ اس نے کہا کہ یہاں
 کمرہ کھانا کھاؤ۔ یہاں کمرہ کھانا کھاؤ۔ یہاں کمرہ کھانا کھاؤ۔

کازہ ہلادی ایک سڑک پر پہنچ گئی۔ پھر خامی تیز دنگاری سے
 دوڑتی ہوئی مختلف سڑکیں گزریں کہ ریلوے کلاں کی ایک ڈسٹریکشن
 کو ٹھیک کے ٹریٹ پر رکھی۔ ٹھکانے کی چابی پٹیاں کھولنے کے ساتھ ہی
 گزٹ محل گیا اور کارخانہ داخل ہو گئی۔ گزٹ خود کچھ دو بارہ بند ہو گئی
 کار سبھی پر اتر گئے وہ کہیں نہ پھر پڑیں پھل اور خیر و نیک سے
 آئے۔ وہ دن پر آمد سے سے ہر گز ہر گز اندر چلے گئے۔ اب وہ
 ایک جیسے کر کے چلے گئے۔

پارٹنر بننے سے دو مہینے پہلے انکی ہونی میز پر انیس سالہ لڑکی کا چہرہ خوشی سے شرمیلے ہو رہا تھا وہ اپنے مہلے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

[illegible]

”میرزا کو سب سے پہلے معلوم ہوا کہ اگرچہ شہنشاہ کا سیلاب ہو چکے ہیں۔ فرد پرتیبا
 وین ہٹیاں لے چکے ہیں۔ مگر اب سب سے گرا۔“ یہ خبر دیکھ کر لڑنے لگا۔

”نوروزِ غربت و غم نہایت خوشگوار گزشتہ ہے۔“ جیروں نے فیروز پر لاسنہیز دیکھ کر ہنسنے کہا۔ اور ان دنوں کے مشہور کہنے سے نوروز کو ترجیح دینا۔

”بڑی اچھی تھوپ سے ہر شے دھو لیں، اور ایک ہزار بار ”آؤ اور کرے میں
 رہی اور عمران اللہ ہی کے پیچھے سے ہر عمل“۔“

اس کے اندر میں پھنسنے لگا۔ دباؤ اور کام کے بڑے بڑے ذمہ کی طرف
 بھاگا۔ وہ ان دنوں کو یوں بریک ٹھک لگا جیسے چپقل چوٹی شہرین
 پر تک و تک چاہتے۔

ہر شب بخواب کی آنکھیں میچو بہت سے بچے کے قریب چڑھ گئی۔ اس کے
 شعلہ کا کھلے روگیاں اور بہت بنا سکتے تھے مگر ان کو بچہ رہا تھا۔

عمران کے پیر سے پڑھن حضور ہی عسکر بہت گھمیل مری عجمی۔ چند
نہا ہر عمر کے پڑھن سہ لچھ آج کو عجمان بہرہ پر اس کے معنی غریب نذران

۱۰ لہذا ان کے طرف سے کیا بیعت ہو اسے کہہ دیجئے کہ اگر ان پر بھیبت پڑتا



گولڈن سپاٹ

بہت افسوس کہ جسے تنظیم انور کے خلاف فائدہ کارہا تھا۔

یہ جیلوں کا نائن فیصد ہے اور سو پہنچا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک تہائی کے خط و تحاشے کے لئے مقرر ہو کر حکومت نے کالجیڈ کو روک دیا۔ لیکن عربوں نے ان لوگوں کے خلاف یہ شیعہ قومیوں کی ہیں۔

مکرمات میں

ایک ایسا تجربہ تھا کہ ان کا وہ عجیب و غریب تجربہ تھا

کونزہ سچاٹ

تہا۔

گہنڈت سیاٹ

شہر کو لکھنے کے پانچ دن بعد سے لکھنؤ کے حکام کو قتل کا خبر مل گئی۔

کتابتیں

خیر، توں چھو کے لئے کھانا، اور بچھڑے ٹکٹ پر، وہ دیکھتا ہے

ہر ایک کو ایک ایک پارٹ ملا کر پڑھنا چاہیے اور ہر ایک کو ایک ایک پارٹ ملا کر پڑھنا چاہیے

جلیب درند ہمسایہ ہے۔ اسلام آباد کی قبیلوں کے علاقے میں ان کے باغوں سے پیدا ہونے والے پھل
بہار میں پھلنے لگتے ہیں۔ ان کے پھل چھوٹے ہیں اور ان کے پھل میں کچھ میٹھا ذائقہ ہے۔

[illegible]

پاکستان میں جس کے اہل وطن جہاد کے بعد ان کے جہاد کے لئے جہاد کا مشورہ ہے
 ان کے لئے ہے؟ یا ان کے لئے ہے؟ یا ان کے لئے ہے؟

ایک جہزہ ہوا، کہ طرف کھنجر سے عمان کو، وہیں پہلے کی جہاز تھی،
 اٹھانے کی حدت کا سامنا ہوا، وہاں پہنچا،

[illegible]

تعلیمی لائحہ "مدد کے کمال"۔ پہلی دفعہ: ۱۹۸۱ء کی تجدید

فجر في غروب الشمس، على لحيته بياض، ورجلاه كحلزوني

اک دن اس کے کھانے کے وقت اس نے کہا:

본 연구는 2014년 12월 1일부터 2015년 11월 30일까지 1년간 실시된 것으로, 연구기간 동안 100명 이상의 연구자를 대상으로 설문조사 및 인터뷰를 실시하였다. 연구자는 2014년 12월 1일부터 2015년 11월 30일까지 1년간 실시된 것으로, 연구기간 동안 100명 이상의 연구자를 대상으로 설문조사 및 인터뷰를 실시하였다.

Figure 6

۱۰. کچھ لپے لپے ایک شے سے طبعاً ملے گی

یوسف پر اور زپاک گیٹ ملتان

مکمل شکر کو پکے دو پکڑ لائیں۔ پچھلے منکات سوار کے دو بیویاں اتھری خولک
 زور چلے لڑا ہوا ہندو کا کھڑا تہ پہاڑ کی ہندوہ جس کام کو چوست کالو کی کرہ
 کی۔

مکمل شکر کو پکے دو پکڑ لائیں۔ پچھلے منکات سوار کے دو بیویاں اتھری خولک
 زور چلے لڑا ہوا ہندو کا کھڑا تہ پہاڑ کی ہندوہ جس کام کو چوست کالو کی کرہ
 کی۔

مکمل شکر کو پکے دو پکڑ لائیں۔ پچھلے منکات سوار کے دو بیویاں اتھری خولک
 زور چلے لڑا ہوا ہندو کا کھڑا تہ پہاڑ کی ہندوہ جس کام کو چوست کالو کی کرہ
 کی۔

مکمل شکر کو پکے دو پکڑ لائیں۔ پچھلے منکات سوار کے دو بیویاں اتھری خولک
 زور چلے لڑا ہوا ہندو کا کھڑا تہ پہاڑ کی ہندوہ جس کام کو چوست کالو کی کرہ
 کی۔

پوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

1055

عمران سریز

اسکیپ گری

مکمل ناول

از

منظہر کلیم ایم، اے

[HTTP://FORUMS.HIBUDDIEZ.COM](http://forums.hibuddiez.com)